ماں کیا ہے.....؟

سیف اللہ طیب قصوری

نقش ہیں سب ناتمام خونِ جگر کے بغیر
نغمہ ہے سودائے خام خونِ جگر کے بغیر

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم. اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

﴿ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا حملتہ امہ کرھا ووضعتہ کرھا و حملہ و فصلہ ثلثون شھرا﴾ (سورۃ الاحقاف:۱۴)

"اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا۔ اس کی ماں نے بڑی مشقت کے ساتھ پیٹ میں رکھا اور بڑی مشقت کے ساتھ اس کو جنا اور پیٹ میں رکھنے اور اس کا دودھ چھڑانے کی مدت ۳۰ مہینے ہے۔"

قرآن مجید میں جہاں اللہ نے اپنی وحدانیت کو ماننے کو کہا وہاں والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا۔

﴿واعبدو اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا﴾ (سورۃ النساء:۳۵)

"اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین سے حسن سلوک سے پیش آؤ۔"

مذکورہ بالا آیتوں میں ﴿حملتہ امہ کرھا﴾ کے الفاظ کی حقیقت ماں ہی جانتی ہے کہ وہ کس مشقت میں پڑ کر اپنے بیٹے کو پیٹ میں اٹھائے پھرتی ہے۔

بچہ کیا جانے......؟ ماں کے ان دکھوں کو وہ تو اپنی ماں کے آنچل کے ساتھ بندھا ہوتا ہے۔ اس کے لیے تو ایم۔اے اور ایل ایل بی کی کتابیں صرف پھاڑ دینے کے لیے بنائی گئی ہوتی ہیں۔ وہ تو بعض اوقات کسی غیر کو بھی ابو کہہ دیتا ہے۔ یہ محن وآلام ماں ہی جانتی ہے۔ جب کہ وہ ٹھٹھرا دینے والی سردی کی ٹھنڈی راتوں میں گیلی جگہ پر ہوتی ہے اور اس بچے کو سوکھی جگہ پر سلاتی ہے۔

اس لیے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ماں کے حقوق زیادہ رکھے ہیں۔ وہ آدمی خدا کو ہرگز پسند نہیں جس پر اس کی ماں خوش نہیں ہے۔ کیونکہ ماں کی خوشنودی میں خدا کی رضامندی پوشیدہ ہے۔ سرورِ انبیاء کا فرمان ہے:

﴿عن ابی ھریرۃ قال قال رجل یا رسول اللہ من احق بحسن صحابتی قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال ابوک﴾ (بخاری، ج:۲، کتاب الادب ص:۸۸۲ جز نمبر ۲۴۔ صحیح مسلم ج:۲، کتاب البر ص ۳۱۳)

"حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میری اچھی صحبت رکھنے کے لائق تر کون ہے......؟ (یعنی میرے حسن سلوک، احسان اور خدمت گزاری کے زیادہ لائق کون ہے......؟) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے عرض کیا پھر کون......؟ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ اس کے بعد عرض کیا پھر کون......؟ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے عرض کیا پھر کون......؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ۔"

غور کریں کہ تین مرتبہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان اور حسن سلوک کی سب سے زیادہ حقدار اگر کسی ہستی کو ٹھہرایا ہے تو وہ ماں ہی تھی اور چوتھی بار باپ کو۔

وہ اس وجہ سے کہ ماں ہی ہے جو بچے کا بول و براز دھوتی ہے۔ اس کی ہر بیماری کا غم برداشت کرتی ہے اور ہزاروں تکلیفیں اس کی خاطر اپنی جان پر لیتی ہے۔ یہ وجہ ہے کہ ماں کا حق باپ سے بڑا ہے۔ اس سے بڑھ کر نیکی، احسان، انعام اور خدمت کا حقدار ہے۔

یوں سمجھئے کہ ادب واحترام، اطاعت وفرمانبرداری میں والدہ کا حق غالب ہے اور خدمت اور انعام میں حق والدہ کا ہے۔ اس کی شان کا اندازہ نبی اکرم کی حدیث سے ہو چکا۔ جن کے لب مبارک سے تین مرتبہ یہ الفاظ نکلے کہ تیری ماں۔ تیری ماں۔ تیری ماں۔ جن کے لب مبارک نے اگر ذائقہ چکھا ہے تو حق کا چکھا ہے۔ اس کے علاوہ اور لفظ زبان پر آیا ہی نہیں۔ وہ لبوں پر کیسے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿والذی نفسی بیدہ ما خرج منی الا الحق﴾ (الدارمی: باب من رخص کتابۃ العلم ص: ۱۰۳، مسند احمد بن حنبل ص ۱۶۳)

"اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، اس منہ سے حق کے سوا کچھ نکلتا ہی نہیں۔"

اگرچہ ماں شرک میں مبتلا ہو یا شرک کی مشین کا ایک پرزہ ہو تو پھر بھی ماں کی خدمت کرنی چاہیے۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر کہتی ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول میری والدہ میرے پاس صلح قریش کے زمانے میں (مکہ سے مدینہ) آئی اور وہ اسلام سے بیزار ہے۔ کیا میں اس سے حسن سلوک کروں......؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس سے حسن سلوک کر۔ (بخاری شریف ج:۲، ص:۸۸۴، کتاب الادب باب صلۃ الوالد المشرک)

معلوم ہوا مشرک ماں سے بھی حسن سلوک اور نیک برتاؤ کرنا چاہیے۔ تو پھر کیوں نہ حسن سلوک ان ماؤں سے بھی کیا جائے جو خدا کی خدائی اور رسول کی رسالت کا اقرار کرتی ہیں۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ پیدائشی لحاظ سے نابینا تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ نے دیکھا کہ میرے بچے کو نظر نہیں آتا، دل سے ہوک اٹھی اور آسمانوں کی طرف ہاتھ بلند کر دیئے۔ کیا دیکھتی ہیں کہ آپ کا لخت جگر

جب صبح اٹھتا ہے تو نابینا سے بینا ہو چکا ہے۔ اس کی نظر پلٹ آئی ہے۔ (سیرت امام بخاری ص:۴۴' مصنف مولانا عبدالسلام مبارک پوری)

یہ ماں ہی کی دعا کا نتیجہ ہے اور ماں کا لفظ کتنا پیارا ہے۔ ماں ایک مختصر سا لفظ ہے' لیکن ایک دفعہ کہنے سے کتنا سکون ملتا ہے۔ ایسے لگتا ہے جیسے دھوپ میں کھڑا انسان ٹھنڈی چھاؤں میں آ جائے۔ ماں بھی تو ایک ابرِ رحمت اور چھاؤں کی طرح ہے۔ ماں ایسے گھنے درخت کی مانند ہے جس کے نیچے بیٹھ کر انسان فرحت محسوس کرتا ہے۔ ماں ایک ڈالی کی طرح جو اپنے پھولوں کے سبب خوبصورت دکھائی دیتی ہے۔ اور اگر ٹوٹ جائے تو پھول بھی بکھر جایا کرتے ہیں اور اگر پھول ٹوٹ جائے تو ڈالی ویران ہو جاتی ہے۔ ہوا کا ایک تیز جھونکا اس کو گرا دیتا ہے۔

ماں دنیا کی عظیم ترین ہستی ہے۔ اس کی کوئی مثال نہیں۔ ماں تو ایسی شفقت ہے' جو کبھی تہی دامن نہیں ہوتی۔

ماں دنیا میں بھی جنت ہے اور آخرت میں بھی۔

جتنی کہن ہے اتنی ہی انمول ہے مئے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

﴿وعن معاوية بن جاهمة ان جاهمته جاء الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اردت ان اغزو وقد جئت استشيرك فقال هل لك من ام قال نعم قال فالزمها فان الجنة عند رجليها﴾ (نسائی ج:۲' کتاب الجہاد ص:۴۸)

روایت ہے کہ معاویہ بن جاھمہ سے کہ جاھمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اے اللہ کے رسول میں نے جہاد میں جانے کا ارادہ کیا ہے اور آپ کی خدمت میں مشورے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ حضور نے فرمایا کیا تیری والدہ ہے.....؟ اس نے کہا ہاں حضور (والدہ زندہ ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم پکڑ تو والدہ کو (یعنی اس کی خدمت میں رہ کر اس سے سلوک کر) تحقیق بہشت اس کے پاؤں کے پاس ہے۔''

وہ ماں جس نے انگلی پکڑ کر چلنا سکھایا' جس نے پیٹ کاٹ کر تمہاری ہر خواہش پوری کی۔ وہ ماں جو اپنے پاؤں تلے جنت اور سینے میں ممتا بھری محبتوں کا سیلاب لیے عظمت کا سیلاب بن جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ماں میری طرف سے قیمتی اور نایاب تحفہ ہے۔

سمندر نے کہا: ماں ایک ایسی سیپی ہے جو اولاد کے لاکھوں راز اپنے سینے میں چھپا لیتی ہے۔

کسی نے پوچھا: ماں کیا ہے.....؟ کون ہے.....؟

بادل نے کہا: ماں اک رنگ ہے بالکل دھنک کی مانند۔

شاعر نے کہا: ماں ایک غزل ہے جو ہر سننے والے کے دل میں اتر جاتی ہے۔

مالی نے کہا: ماں گلشن کا وہ دلکش پھول ہے' جس سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے۔

اولاد نے کہا: ماں ممتا کی انمول داستان ہے جو ہر دل پر قربان ہے۔

اور راقم الحروف کہتا ہے: ماں وہ دعا ہے جو اولاد کو ڈوبتے ہوئے بچاتی ہے۔

اگر دنیا پھول ہے تو ماں اس کی خوشبو ہے۔ ماں وہ شفیق چیز ہے' جس کی محبت سب کے لیے ہے۔ ماں بچے کا ہر دکھ سہتی ہے۔ جب وہ چھوٹا ہوتا ہے تو وہ اس کے لیے دن رات جاگتی ہے اور اس کے آرام کے لیے ہر دکھ تکلیف برداشت کرتی ہے۔ ماں ہی وہ ہستی ہے جس سے گھر و دنیا آباد ہے۔ ماں سے محروم آدمی کبھی بھی سکون و آرام سے نہیں رہ سکتا۔ اگر بچہ جوان ہو جائے تو وہ ماں کی نظروں میں بچہ ہی رہتا ہے اور ماں دن رات اسے پیار دیتی ہے۔

اگر کوئی ماں کی قدر پوچھنا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے پوچھے جو ماں کی ممتا سے محروم رہا ہو۔ ماں تو خدا کی محبت کے سو حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ (بخاری شریف' کتاب الادب' ص:۸۸۷)

ماں کے بارے میں چند اقوال

﴿..... مجھے ماں اور پھول میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ (نادر شاہ)

﴿..... اگر دنیا آنکھ ہے تو ماں اس کی بینائی ہے۔ اگر دنیا پھول ہے تو ماں اس کی خوشبو۔ (سقراط)

﴿..... ماں کی اصل خوبصورتی اس کی محبت ہے۔ میری ماں دنیا کی سب سے خوبصورت ماں ہے۔ (مولانا محمد علی جوہر)

﴿..... سخت سے سخت دل کو بھی ماں کی پرنم آنکھوں سے موم کیا جا سکتا ہے۔ (علامہ اقبال)

﴿..... ہماری ماں نے ہمیں زندہ رہنے اور آزاد زندگی گزارنے کا سبق دیا ہے۔ (مولانا شوکت علی)

﴿..... ہماری ماں نے ہمیں نور جہاں کی تاریخ نہیں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت پڑھائی ہے۔ (علامہ احسان الٰہی ظہیر)

﴿..... سب سے خوبصورت اور شیریں پیار ماں کا ہے۔ (چارلس ڈکنز)

﴿..... ماں کی زندگی میں محبت کا خمیر داخل کیا گیا ہے۔ (ایمرسن)

﴿..... میں نے سب سے پہلے ماں کی آنکھوں میں محبت کا رنگ دیکھا۔ (لانگ فیلو)

﴿..... دنیا کا بہترین تحفہ ماں ہے۔ (بی۔ ایچ۔ چوہدری)

﴿..... بغیر لالچ کے اگر پیار ملتا ہے تو صرف ماں سے۔ (حافظ اقبال)

﴿..... اگر حاصل کرنا چاہتے ہو تو ماں باپ کا پیار حاصل کرو۔

﴿..... بچے کے لیے سب سے اچھی جگہ ماں کا دل ہے۔ خواہ بچے کی عمر کتنی ہو۔ (ولیم شیکسپیئر)

﴿..... دنیا میں دو طاقتیں ہیں ایک قلم اور دوسرا خنجر اور ماں دونوں طاقتوں سے زیادہ مضبوط ہے۔ (قائداعظم)

﴿..... ماں کے بغیر گھر قبرستان لگتا ہے۔ (اورنگزیب عالمگیر)

﴿..... دنیا میں کوئی رشتہ ماں سے زیادہ نہیں۔ (شبلی نعمانی)

﴿..... صرف ماں ہی کسی کی زندگی بنا سکتی ہے۔ وہی دنیا کی سب سے اچھی مخلوق ہے۔ (مارٹن)